

چونکہ دوسری آفات کے برعکس **کورونا وائرس** کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ، کسی کو بھی چمٹ سکتا ہے۔ اسلئے ہر وقت، ہر جگہ، ہر کوئی احتیاط برتے۔

## سماجی فاصلہ اور تنہائی اختیار کیجئے!

ہم گزشتہ 30 سال سے آفت زدہ لوگوں کے ساتھ اور آفات کے خطرات کی کمی پر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان سیلاب، زلزلے، قحط سالی، ماحولیاتی آلودگی، موسمیاتی بگاڑ اور درجنوں اقسام کی دیگر آفات کا سامنا کرتا آیا ہے۔ اس وقت پاکستان اور پوری دنیا ایک ایسی آفت کا شکار ہے جس کا تجربہ نہ صرف ہمیں بلکہ دنیا کی انتہائی ترقی یافتہ ریاستوں کو بھی پہلی بار ہوا ہے۔ اگر ہم دوسری آفات اور اس آفت کا بنیادی فرق سمجھ لیں تو اس سے نبرد آزما ہونا آسان ہو جائے۔

آفت کی زد میں جب بھی کوئی آبادی یا علاقہ آئیگا، وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ زلزلہ آئیگا تو زلزلہ زدہ علاقے کی کمزور عمارات کو نقصان ضرور پہنچے گا۔ سیلاب فصلوں، عمارات اور انسانوں کو ضرور متاثر کریگا۔ ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ پہننے کے باوجود اگر حادثہ ہو جائے تو نقصان ہونے کا امکان رہتا ہے۔

مگر کورونا وائرس ایسی آفت یا وباء ہے جس سے اسی طرح آسانی سے بچا جاسکتا ہے، جیسے بجلی کے کرنٹ سے۔ جیسا کہ بجلی کی تاریخیں جب تک بڑی پلاسٹک میں لپیٹی رہیں تو وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچاتیں۔ اسی طرح کورونا وائرس سے محفوظ رہنے کے بارے میں بھی تمام ماہرین متفق ہیں کہ اگر لوگ ایک دوسرے سے مناسب فاصلہ رکھیں اور وائرس حملہ آور ہوئیگی صورت میں فوری علیحدگی میں چلے جائیں، تو اس سے بچاؤ آسان ہو جاتا ہے۔ اتنی بڑی وباء سے محفوظ رہنے کیلئے ایک دوسرے سے فاصلہ رکھنا جان جو کھوں کا کام تو نہیں۔ بلکہ انتہائی آسان اور سہل احتیاط ہے۔ چونکہ دوسری آفات کے برعکس کورونا وائرس کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ، کسی کو بھی چمٹ سکتا ہے۔ اسلئے ہر وقت، ہر جگہ، ہر کوئی احتیاط برتے۔

ظاہر ہے انسان سماجی حیوان ہے اور باہمی میل ملاپ کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اسلئے حکومت نے ایسے مقامات اور جگہوں کو بند کر دیا ہے جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ مثلاً تعلیمی ادارے، تفریحی مقامات، شادی کی تقریب وغیرہ۔ مگر حیرت اور پریشانی کی حد تک حکومت نے کچھ اداروں میں انسانوں کو جمع ہونے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ مثلاً مساجد میں نمازی کاندھے سے کندھا ملا کر عبادت کرتے ہیں، جس سے دوری اور فاصلے کی احتیاط ختم ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے صفوں میں فاصلہ بڑھانے کی تجویز مضحکہ خیز ہے۔ جس طرح حفاظتی اقدامات کے تحت سعودی عرب میں مساجد بند کر دی گئی ہیں، اسی طرح یہاں بھی ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ اگر ایک بھی نمازی کورونا وائرس کا شکار ہے، اور وہ مسجد میں پانچ بار نماز پڑھنے آتا ہے، تو اس بات کا سو فیصد امکان ہے کہ وہ باقی نمازیوں کو بھی اس وباء کا ضرور شکار کریگا۔ اس لئے مساجد میں جماعت نماز پڑھنے پر پابندی سب سے پہلے لگنی چاہیے تھی جس میں تاخیر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

’احتیاط علاج سے بہتر ہے‘ ہم بچپن سے سنتے آ رہے ہیں، مگر ادھوری احتیاط کا کیا فائدہ ہے؟ اس لئے ہم حکومت اور علماء کرام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوراً جماعت نماز پر پابندی عائد کریں۔ اس کے ساتھ نمازیوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے پابندی لگائے جانے کا انتظار نہ کریں اور اس سلسلہ میں خود احتیاط کریں۔

سماجی دوری (Social Distancing) اور سماجی علیحدگی (Social Isolation) جیسے کارگر عمل سے چانسہ نے اس وباء پر قابو پایا ہے، اس لئے اس اقدام کو جتنی شدت سے نافذ کیا جائیگا، اتنا ہی وائرس کے پھیلنے کا اندیشہ کم ہوگا۔ جن ممالک میں زیادہ اموات ہوئیں وہاں شروع میں یہی غلطی کی گئی جس کی بڑی مثال اٹلی ہے۔ چین میں یہ ابتدائی غلطی سرزد ہونے کے بعد سماجی دوری اور علیحدگی کو جبری انداز میں نافذ کرنے کا فائدہ دیکھنے کے آج وہاں صورت حال معمول پر آ رہی ہے۔ مگر اٹلی میں وائرس قابو میں نہیں آ رہا، کیونکہ وہاں مکمل کر فیو لگانے یا سماجی تنہائی قائم کرنے میں کئی ہفتے ضائع کر دیئے گئے اور اس عرصہ میں وائرس نے لاکھوں لوگوں کو متاثر کر دیا تھا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کو کیا کرنا چاہیے؟

ہماری رائے میں مکمل پرہیز اور احتیاط کو جتنی سے نافذ کیا جانا انتہائی ضروری ہے اور اس کے لئے دو ہفتوں کیلئے مکمل کر فیو نافذ کرنا ہوگا۔ کیونکہ اگر وائرس مزید پھیلتا ہے تو حکومت اور نجی شعبے کی مجموعی صلاحیت اور سہولیات اس سے نبرد آزما ہونے کیلئے ناکافی ہوگی۔

حالت یہ ہے کہ سرکاری شعبہ میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کو بھی حکومت ضروری حفاظتی کٹ فراہم کرنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ وسائل اور عزم کا فقدان لگتا ہے۔

- ایسے میں ہماری منسلک تجویز ہے کہ غریب گھرانوں کو دو سے تین ہفتوں کا ضروری راشن فراہم کیا جائے۔ ایسے گھرانوں کی لسٹ حکومت کے پاس پہلے سے موجود ہے۔
- ان گھرانوں کیلئے بجلی و گیس کے فری یونٹس بھی مختص کئے جاسکتے ہیں۔
- سول سوسائٹی تنظیموں کو سوشل میڈیا کے ذریعے تعلیم و آگہی کی
- ایکسٹرا تک میڈیا بھی تعلیم و آگہی میں بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔
- تحریک چلانا ہوگی۔

## پس ترقیاتی تنظیم

رابطہ: ولیم پرویز 0302-8516901، ایاز واہگہ 0333-6110964

